بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت کونسی ہے کتب تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تاریخ شہادت 26 ذی الحجہ ہے۔اس کی تحقیق مطلوب ہے۔

سائل: محمد عبداللہ۔فیصل آباد

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق دو طرح تین طرح کے اقوال ملتے ہیں لیکن اس میں راجح اور مشہور قول یہی ہے کہ یکم محرم کو شہادت ہوئی ہے۔

پہلا قول 26 ذی الحجہ دوسرا قول 27 ذی الحجہ تیسرا قول یکم محرم الحرام

اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ذی الحجہ 24ھ میں ہوا اور تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض حضرات کے ہاں جیسے جلیل القدر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، علامہ واقدی، علامہ ابن کثیر وغیرہ کے ہاں یکم محرم ہے۔

امام ابو العرب محمد بن احمد بن تمیم التمیمی المغربی الافریقی (ت:333ھ) فرماتے ہیں:

قال ابن اسحاق وحدثنی یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن زبیر قال طعن عمر یوم الاربعاء لثلاث بقین من ذی الحجہ ثم بقی ثلاثہ ایام ثم مات رحمہ اللہ۔

(کتاب المحن۔ج1ص66)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بدھ کے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ ہوا جبکہ ابھی ذوالحجہ ختم ہونے میں تین دن باقی تھے۔پھر آپ تین روز تک زندہ رہے۔اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ اللہ کی آپ رحمتیں ہوں

اصل کتاب کا اسکین ملاحظہ فرمائیں

Scanned with CamScanner

كتاب المحن

تأليف
أبو العرب
محمد بن أحمد بن تميم التميمي
المتوفى سنة ٣٣٣ هـ

تحقيق
الدكتور يحيى وهيب الجبوري
الأستاذ بجامعة إربد الأهلية

الطبعة الثالثة ـ مزيدة ومنقحة
١٤٢٧هـ ـ ٢٠٠٦ م

قال: ورمى عليه برنساً أو خميصة[1] سوداء، فلما رأى أنه قد طرحها عليه قتل نفسه، قال: فلما فرغ الناس من صلاتهم ودخلوا على عمر قال: من أصابني؟ قالوا: قتلك أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة، قال ابن إسحاق: وكان من أهل نهاوند[2] وكان مجوسياً، فقال عمر: الحمد لله الذي لم يجعله مسلماً صلى يوماً واحداً صلاة يحاجني بها عند الله، قال: ثم أغمي عليه بعد، فأنبهناه لصلاة الصبح وقد أسفر، فقال: نعم، ولا حظ في الإسلام لمن ترك الصلاة، قال: ثم قال: ادعوا لي رجلاً فليطبني، قال: فدعي له رجل من العرب فسقاه النبيذ فأشكل عليه، ثم دعي له رجل من الأنصار فسقاه اللبن فخرج يصلد[3]، فقال: اعهد يا أمير المؤمنين، فقال عمر: صدقني أخو بني معاوية ولو قال غير ذلك كذبته.

قال ابن إسحاق: وحدثني نافع[4] عن ابن عمر قال: مات ممن أصاب أبو لؤلؤة ثمانية نفر، منهم كُليب بن قيس وبقي سبعتهم.

قال ابن إسحاق: حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه [عن جده] عبد الله بن الزبير، قال: طعن عمر يوم الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة، ثم بقي ثلاثة أيام، ثم مات، رحمه الله.

قال ابن إسحاق: وحدثني إبراهيم بن كثير مولى آل الزبير عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال: لما طُعن عمر أتاه الناس فسمع لهم قعقعة على الباب وهم يحاولون الدخول على عمر، قال: فقال الناس: يا أمير المؤمنين، استخلف علينا فلاناً من

(1) الخميصة: كساء أسود مربع له علمان، فإن لم يكن معلماً فليس بخميصة، قال الأعشى: (الصحاح: خمص)

إذا جُرِّدَتْ يوماً حسبت خميصةً … عليها وجِريالَ النضير الدُّلامِصا

قال الأصمعي: لم تسم خميصة إلا أن تكون سوداء، والخميصة سوداء.

(2) نهاوند: مدينة عظيمة في قبلة همذان بينهما ثلاثة أيام، وكانت وقعة نهاوند سنة ١٩ هـ أيام عمر بن الخطاب ـ رضي الله عنه ـ فتحها صلحاً حذيفة بن اليمان. (ياقوت: نهاوند).

(3) خرج يصلد: أي أبيض يبرق ويبص.

(4) نافع المدني أبو عبد الله من أئمة التابعين بالمدينة علامة في الفقه، راوية للحديث وهو ديلمي الأصل مجهول النسب، أصابه عبد الله بن عمر صغيراً في بعض مغازيه ونشأ في المدينة، توفي سنة ١١٧هـ

(تاريخ الإسلام ١٠/٥، وفيات ٢/١٥٠، تهذيب ١٠/٤١٢)

Scanned with CamScanner

اسی طرح علامہ ابن اثیر جزری فرماتے ہیں کہ "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب زخمی کیا گیا تو وہ دن بدھ کا دن تھا، اور ماہ ذوالحجہ ختم ہونے میں تین دن باقی تھے، اور آپ کی تدفین اتوار کی صبح ہوئی اور اس دن محرم کا پہلا دن تھا"۔(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج 4 ص 166)

نوٹ: علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آگے ایک اور روایت ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "والاول اصح ما قیل فی عمر" کہ پہلی بات جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہی گئی ہے وہ زیادہ صحیح ہے (یعنی آپ کی تدفین یکم محرم کو ہوئی تھی)

أسد الغابة في معرفة الصحابة

تأليف عز الدين ابن الأثير أبي الحسن علي بن محمد الجزري

دار الكتب العلمية

وروى أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد عن أبيه أنه قال: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين

وقال ابن قتيبة: ضربه أبو لؤلؤة يوم الاثنين لأربع بقين من ذي الحجة، ومكث ثلاثًا، وتوفي، فصلى عليه صهيب، وقبر مع رسول الله ﷺ وأبي بكر.

والأول أصح ما قيل في عمر.

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: واقدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر پر بدھ کے روز حملہ ہوا جب کہ 23 ہجری کے ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 186)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

چہار شنبہ 27 ذی الحجہ 23ھ کو آپ رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے۔ اور یکم محرم سنہ 24ھ کو ہفتہ کے دن فوت ہو کر مدفون ہوئے۔

البدایۃ والنہایۃ جلد ہفتم ص176۔

امام اہل السنہ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں حضرت ابو عبیدہ بن جراح کا بیان ہے کہ حضرت عمر بدھ کے دن 26 ذی الحجہ 23 ہجری کو شہید ہوئے اور ہفتہ کے دن محرم کی چاند رات کو دفن کئے گئے۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ 139)

نوٹ: اس کی تطبیق کی بہترین صورت یہ ہے کہ ذی الحجہ میں آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور یکم محرم کو شہادت ہوئی کیونکہ اسلامی اعتبار سے دن کا آغاز غروب آفتاب سے ہوتا ہے اور ان کی

Scanned with CamScanner

وفات رات کو ہوئی لہذا اس اعتبار سے ان کی شہادت یکم محرم ہے جن حضرات نے 26یا27 تاریخ لکھی ہے ذی الحجہ کی انہوں نے جس دن حملہ ہوا اسی کو یوم شہادت شمار کیا ہے حالانکہ بالاتفاق اسی دن آپ کی شہادت نہیں ہوئی بلکہ چند روز بعد ہوئی تھی۔ اور چونکہ روح یکم محرم کی رات کو پرواز ہوئی اس وجہ سے یکم محرم کو یوم شہادت کہا جاتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

22-اگست2020ء

Scanned with CamScanner